Regd. No. L 5254

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

اخبار احمدیہ

— ربوہ ۲۷ نومبر۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق مکرم پرائیویٹ سیکرٹری شیخ مبارک احمد صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو ابھی پاؤں میں درد نقرس کی شکایت باقی ہے گو تکلیف میں پہلے سے کمی ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے متعلق دعائیں جاری رکھیں۔

— لاہور ۲۹ نومبر۔ مکرم نواب محمد عبد اللہ خانصاحب کی طبیعت آج بھی کل جیسی رہی۔ دل میں کمزوری ہے۔ سہارے سے بیٹھنا شروع کیا تھا۔ اب ڈاکٹر نے پھر روک دیا ہے۔ احباب نواب صاحب کو بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

یکم اپریل ۵۰ء سے صوبائی حکومت ۵۰۰ دیہاتی شفاخانے اپنے کنٹرول میں لے لیگی

لاہور ۲۹ نومبر۔ حکومت مغربی پنجاب نے فیصلہ کیا ہے کہ آئندہ تمام دیہاتی شفاخانوں کو براہ راست اپنے کنٹرول میں لے لیا جائے۔ اس وقت صوبے بھر میں ۲۴۰ شفاخانے موجود ہیں جن میں سے یکم اپریل ۱۹۵۰ء سے ۱۵۰ کو حکومت کے تحت لے لیا جائیگا۔ اور باقی ماندہ ۹۰ شفاخانے ۵۲-۱۹۵۱ء کے مالی سال میں حکومت کے کنٹرول میں آئیں گے۔ یاد رہے کہ یہ دیہاتی شفاخانے ۱۹۲۵ء کی ایک سکیم کے مطابق سر فضل حسین مرحوم کے عہد کی یادگار ہیں۔ سارے پنجاب میں اس وقت ۳۷۵ ایسے شفاخانے جاری کرنے کی سکیم تیار ہوئی تھی مگر تقسیم صوبہ تک صرف ۲۶۰ قائم ہو سکے۔ جن میں سے ۲۴۰ ہمارے حصے میں آئے۔

ان شفاخانوں کے عملے کی بھرتی ڈسٹرکٹ بورڈ کرتے تھے۔ البتہ فنی امور میں محکمہ صحت عامہ ہدایات دیتا تھا۔ تقسیم کے موجب طب پیشہ حضرات کی کمی ہوئی تو ان میں سے کثیر تعداد نے کام کرنا بند کر دیا۔ اور فی الواقعہ پچاس فیصدی کے پاس ڈاکٹر موجود نہ تھے حکومت عملے کی شکایات کو رفع کرتے ہوئے اور دوسری کمیوں کو دور کرنے کے لئے ان شفاخانوں میں صوبائی سب آرڈینیٹ میڈیکل سروس کے افسر مقرر کرے گی ہر شفاخانے میں ایک اسسٹنٹ میڈیکل آفیسر ایک ڈسپنسر ایک ٹرینڈ دایہ اور حسب معمول چھوٹے ملازم مہیا کریں گے۔ انچارج شفاخانہ اپنے علاقے میں امراض کی روک تھام پر مامور محکمہ صحت کے عملہ سے تعاون سے مبلغہ اشتہر کے فرائض بھی انجام دیا کرے گا۔

یوروپین ممالک میں سے جرمنی سب سے پہلے اسلام قبول کریگا، ہالینڈ میں احمدی مبلغ سرگرمی سے تبلیغ اسلام میں کوشاں ہیں

مغربی جرمنی کے تعلیمی نصابوں کو فاشیت اور نازیت کے پراپیگنڈے سے پاک کر دیا گیا ہے!

ولندیزی جرنلسٹ مسز رقیہ میتھائسن مارگرٹ کے تاثرات ہمارے اپنے نامہ نگار سے

لاہور ۲۹ نومبر۔ آج لاہور کے مقامی روزناموں اور ہفتہ وار جریدوں کے مدیران اور نامہ نگار رودنبک میں ہماری ولندیزی احمدی اخبار نویس بہن رقیہ میتھائسن مارگرٹ سے ملاقات کیلئے جمع ہوئے۔ دوران گفتگو میں رقیہ مارگرٹ نے (جو ہیگ میں مغربی جرمنی کے چھ اینگلو امریکن اخباروں کی نامہ نگار ہیں) کہا کہ میرے خیال میں یورپین ممالک میں جرمنی سب سے پہلے اسلام کی طرف رجوع کرے گا۔ آپ نے دوران گفتگو میں بتایا کہ ہالینڈ میں احمدی مسلمانوں کا مشن نہایت ہی مستعدی سے چل رہا ہے اور اس کے دونوں مشنری حافظ قدرت اللہ اور مکرم غلام احمد بشیر نہایت اخلاص سے توسیع اسلام میں کوشاں ہیں۔ آپ نے بتایا مجھ پر گو اسلام کی حقانیت کا اثر گذشتہ ۱۰ سال سے تھا۔ لیکن مجھے باقاعدہ طور پر اسلام قبول کئے صرف تین ہی سال ہوئے ہیں (واضح رہے کہ محترمہ رقیہ مارگرٹ کا اصل وطن جرمنی ہے اور اب ہالینڈ نیشنل ہیں) آپ نے یہ بتاتے ہوئے کہ ہیمبرگ میں غالباً اس وقت ۱۰ کے قریب مسلمان ہیں۔ کہا اب عوام کا رجحان بائیبل سے ہٹ کر قرآن کریم کی طرف آ رہا ہے۔

ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے آپ نے بتایا کہ پاکستان کا گو میں نے پوری طرح مطالعہ نہیں کیا۔ تاہم جو کچھ میں نے دیکھا بھالا ہے اس کا میری طبیعت پر خاص اثر ہے۔ ایک اور سوال کے جواب میں کہ جرمنی میں ہٹلر کے متعلق عوام کا خیال ہے۔ آپ نے فرمایا کہ مختلف لوگ ہٹلر کے متعلق مختلف خیالات رکھتے ہیں بعض کا خیال ہے کہ اب کوئی اور ہٹلر پیدا ہوگا اور کہ شاید یہی ہٹلر غائب نہیں ہوا۔ لیکن بعض ایسے لوگ بھی موجود ہیں جو ہٹلر کا نام سننا پسند نہیں کرتے آپ نے بتایا کہ اب مغربی جرمنی کے اسکولوں کے تعلیمی نصابوں کو کلیتہً بدل دیا گیا ہے۔ ان میں سے فاشیت اور نازیت کے عناصر کو نکال دیا گیا ہے اور لوگوں کے رجحان سے ترشح ہوتا ہے کہ وہ جمہوریت کی طرف مائل ہو رہے ہیں آپ نے بتایا کہ مغربی جرمنی میں خوراک کی کوئی قلت محسوس نہیں کی جا رہی اور وہ معیشی اور اقتصادی لحاظ سے روسی جرمنی خطے سے کہیں بہتر ہے۔ ایک اور سوال کے جواب میں آپ نے بتایا کہ مغربی جرمنی میں قریباً ہر فلک کے اخبار نویس ہیں۔ اور ہالینڈ کے مقابلے میں جرمنی میں صحافت کا معیار بہت بلند ہے۔ آپ نے انتہائی وثوق کے ساتھ کہا کہ مغربی جرمنی کے عوام کے کسی رجحان سے یہ اندازہ نہیں لگتا کہ وہ کمیونزم کی بنیادوں پر اپنا اقتصادی لائحہ عمل تیار کریں گے۔

آپ نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ جرمنی کا موجودہ وائس چانسلر کبھی ہٹلر کا رفیق کار نہیں رہا بلکہ وہ اس کی پالیسی کی مخالفت کرتا رہا ہے

ایک اور سوال کے جواب میں آپ نے کہا کہ ہر ملک کے باشندوں کا حق ہے کہ وہ اپنے لئے کامل آزادی و خود مختاری کا مطالبہ کر سکیں۔ اس لحاظ سے انڈونیشی عوام کا مطالبہ بھی جائز تھا۔ لیکن میں نے پاکستانیوں میں انڈونیشیوں سے زیادہ آزادی اور خود مختاری حاصل کرنے کی صلاحیت کو نمایاں پایا ہے۔

آپ نے کہا یہ صحیح نہیں کہ اگر تمام ولندیزی انڈونیشیا سے نکل جائیں تو ان کی اقتصادی حالت خراب ہو جائیگی۔ بلکہ بہت سے ولندیزیوں کا انڈونیشیا میں اتنا سرمایہ لگا ہوا ہے کہ انہیں کلیتہً بے تعلق ہو کر جانے نہیں دیتا۔

اس ملاقات کا اہتمام "اسلامک سٹڈیز" کے حلقے کی طرف سے کیا گیا تھا۔ پارٹی میں اخبار نویس حضرات کے علاوہ مکرم شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ لاہور۔ مکرم چوہدری اسد اللہ خانصاحب بیرسٹر۔ قاضی محمد اسلم صاحب پروفیسر گورنمنٹ کالج۔ مکرم عبد الرحیم صاحب درد اور چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ سابق مبلغ انگلستان نے بھی شرکت کی

مختصر لیکن اہم خبریں

— **کراچی** ۲۹ نومبر۔ آج شام کو پاکستان اور فرانس کے مابین تجارتی معاہدے پر دستخط ہو گئے ہیں۔ اس معاہدے کی رو سے پاکستان فرانس سے فولاد، بھاری مشینیں اور عام استعمال کی اشیاء اور پاکستان سے فرانس پٹ سن کپاس اور دیگر خام اشیاء خریدے گا۔

— **کراچی** ۲۹ نومبر۔ بین الاقوامی اسلامی اقتصادی کانفرنس کی مواصلاتی کمیٹی نے سفارش کی ہے کہ اسلامی ملکوں میں بذریعہ ریل باہم آمد و رفت کرنے کیلئے جلد ہی ریلوے ماہرین کی ایک کانفرنس بلائی جائے۔

— **کراچی** ۲۹ نومبر۔ حکومت ہندوستان نے بین المملکتی معاہدے کی صریح خلاف ورزی کرتے ہوئے جالندھر کے پناہ گزین کیمپ میں مقیم پانچ ہزار ہندوستانی مسلمانوں کو راشن دینے سے انکار کر دیا ہے۔ پاکستان انہیں جلد از جلد خوراک بھیجنے کا اہتمام کر رہا ہے۔

— **نئی دہلی** ۲۹ نومبر۔ پنڈت نہرو نے آج ہندوستانی پارلیمان میں کہا ہندوستانی فوجیں کشمیر میں اس وقت جہاں ہیں وہیں رہیں گی اور حسب وعدہ ہم ریاست کی حفاظت کرتے رہیں گے۔

— **ہانگ کانگ** ۲۹ نومبر۔ چینی نیشنلسٹوں کی حکومت نے باقاعدہ طور پر تسلیم کر لیا ہے کہ چنکنگ پر کمیونسٹوں کا قبضہ ہو گیا۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی اے۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے کو آپریٹو کیپیٹل پرنٹنگ پریس وطن بلڈنگ لاہور سے طبع کرا کر ۳۲ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

روزنامہ ——— الفضل ——— لاہور
۳۰ نومبر ۱۹۴۹ء

شرائطِ جہاد

معاصر سہ روزہ کوثر اپنی حالیہ اشاعت میں لکھتا ہے۔

"پیغام صلح" کا ارشاد ہے کہ جماعت اسلامی اور دوسرے مسلمانوں نے بھی جہاد بالسیف کا قائل ہوتے ہوئے عملاً اس کو ناجائز قرار دیا۔ انہوں نے انگریزوں کے خلاف جہاد کیا۔ اور نہ تلوار لے کر اٹھے۔

یہ استدلال محض مغالطہ آرائی پر مبنی ہے۔ جہاد کو منسوخ قرار دینا اور شے ہے۔ اور اس کی شرائط کی تکمیل کے بغیر جہاد کرنا اور شے ہے۔ مرزا صاحب جنگ اور قتال کو دین کے لئے حرام قرار دے رہے ہیں۔ مگر مسلمان اور جماعت اسلامی جہاد بالسیف کو پیروان حق کا ایک دینی فریضہ قرار دیتے ہیں۔ جو چند ضروری شرطوں کے بغیر درست نہیں۔

وغیرہ وغیرہ (کوثر ۲۹ نومبر ۱۹۴۹ء)

معاصر کوثر کی اس تحریر سے ثابت ہوتا ہے کہ اس کے نزدیک بھی جہاد بالسیف چند شرائط سے مشروط ہے۔ اگر وہ شرائط موجود نہ ہوں۔ تو جہاد درست نہیں ہوگا۔ اس کا مطلب یہی ہے کہ جس زمانہ میں جہاد بالسیف کی شرائط موجود نہ ہوں۔ اس میں جہاد نہیں ہوسکتا۔ یعنی ایسے زمانہ میں جہاد ناجائز اور حرام ہے۔ چونکہ مودودی صاحب کی جماعت اسلامی نے نہ تو انگریزوں کے عہد میں اور نہ اسکے بعد جہاد کیا اسلئے ثابت ہوا کہ اسوقت ایسی شرائط موجود نہیں تھیں۔ جو جہاد کے لئے ضروری ہیں۔ اس لئے انگریزوں کے عہد میں اور اس کے بعد بھی اب تک جہاد کرنا حرام ہے اور چونکہ اسلامی جماعت نے کوئی وقت متعین نہیں کیا۔ کہ کب جہاد کی شرائط موجود ہو جائینگی۔ اس لئے اس وقت تک کہ شرائط مفقود رہیں گی۔ وہ جہاد نہیں کریگی۔ اور اس وقت تک جہاد حرام رہے گا جو زمانہ ممکن ہے قیامت تک طول کھینچ جائے:

جناب مدیر کوثر نے اپنی اس تحریر میں وہ شرائط نہیں بتائیں۔ جو جہاد بالسیف کے لئے ضروری ہیں مگر ہمیں ان تمام شرائط کو معلوم کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم یہاں مودودی صاحب کے رسالہ جہاد فی سبیل اللہ سے ایک اقتباس پھر درج کرتے ہیں۔ تاکہ بات محدود ہو جائے۔ اور اس میں جو شرط فرض کی گئی ہے۔ اسی کو ہم صحیح تسلیم کر لیتے ہیں۔ مودودی صاحب فرماتے ہیں۔

"دوسری طرف اس (اسلامی پارٹی) میں طاقت ہوگی تو وہ لڑ کر غیر اسلامی حکومتوں کو مٹا دے گی۔ اور ان کی جگہ اسلامی حکومت قائم کریگی"

جیسا کہ ہم الفضل میں پہلے کئی بار عرض کر چکے ہیں کہ یہ نظریہ جہاد مودودی صاحب کا ذاتی اور ایجاد بندہ ہے۔ اور قرآن کریم کی تعلیم کو اس سے کوئی تعلق نہیں۔ لیکن بفرض محال اسکو درست بھی مان لیا جائے۔ تو ایسا جہاد کرنے کے لئے بھی پہلے طاقت کی شرط ہے۔ ہم نے اوپر عرض کیا ہے۔ کہ ہم دوسری شرائط کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔ اور صرف اس شرط کو ہی لیتے ہیں۔ اگرچہ ہم کل الفضل میں ثابت کر چکے ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ نے جس جہاد کی اجازت صدر اول کے مومنین کو فرمائی تھی۔ اس میں طاقت کی شرط کوئی اہم شرط نہیں تھی۔ لیکن چونکہ مودودی صاحب کا نظریہ جہاد الٰہی نظریہ نہیں ہے بلکہ محض دنیاوی اور عقلی ہے۔ اس لئے ایسے جہاد کے لئے طاقت کا ہونا اہم ترین بلکہ واحد شرط سمجھی گئی ہے۔ اس لئے مودودی صاحب نے اس کا ذکر خاص طور پر فرمایا ہے۔ یعنی مودودی صاحب کے خیال میں ایک صحیح مسلم پارٹی کا فرض ہے کہ وہ طاقت حاصل کر کے غیر اسلامی حکومتوں کو مٹا کر ان کی جگہ اسلامی حکومت قائم کرے۔ ورنہ وہ فریضہ جہاد کی ادائیگی میں کوتاہی کرے گی۔ جس کا عکس یہ ہے کہ اگر مسلم پارٹی میں طاقت نہ ہو۔ تو وہ جہاد بالسیف کرنے کی مجاز نہیں ہے۔ بلکہ ایسی صورت میں جہاد کرنا درست نہیں۔ دوسرے لفظوں میں ایسی صورت میں جہاد حرام ہے۔

اس نقطہ نظر سے مودودی صاحب کی اسلامی جماعت اور مدیر صاحب کوثر کے نزدیک بھی جب اسلامی پارٹی میں جہاد بالسیف کی طاقت نہ ہو۔ تو جہاد کرنا حرام ہے۔ اور ہم سمجھتے ہیں کہ اگر مودودی صاحب کا نظریہ جہاد اور جو طاقت کی شرط اسکے ساتھ انہوں نے لگائی ہے درست ہے تو دوسرے مسلمانوں اور اسلامی جماعت نے انگریزوں کے عہد میں اور اسکے بعد بھی جہاد بالسیف نہیں کیا۔ تو اس کی وجہ یہ تھی۔ کہ اس زمانہ میں جہاد کی وہ واحد شرط یعنی طاقت مسلمانوں میں موجود نہ تھی۔ اس لئے اس زمانہ میں جہاد کرنا حرام تھا اور ہے۔ کیونکہ اب بھی مسلمان اور جماعت اسلامی عملاً جہاد بالسیف نہیں کر رہی۔

اب آئیے اسی معیار پر مسیح موعود علیہ السلام کے ان اقوال کو جو آپ کی نظم سے لئے جاتے ہیں۔ اپنے سیاق و سباق میں رکھ کر دیکھیں اور سوچیں کہ مدیر کوثر نے جو الزام مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر لگایا ہے۔ اور اپنے ترک جہاد اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ترک جہاد میں جو فرق بتایا ہے کہاں تک صحیح ہے۔ یعنی یہ دیکھیں کہ آیا مسیح موعود علیہ السلام نے مطلق جہاد بالسیف کو حرام قرار دیا ہے۔ یا اس جہاد بالسیف کو جو اول تو غیر اسلامی ہے۔ اور دوسرے اگر مودودی صاحب کی تعریف کو ہی تسلیم کر لیا جائے۔ تو اس ناقص جہاد کی صورت میں طاقت کی واحد شرط مفقود ہونے کی وجہ سے بھی جو مودودی صاحب نے لگائی ہے اسکو حرام قرار دیا ہے۔

ہم یہاں ایک دفعہ پھر عرض کر دینا چاہتے ہیں۔ کہ ہم مودودی صاحب کی خود ساختہ تعریف جہاد کو نہیں مانتے۔ کیونکہ وہ قرآن کریم سے قطعاً ثابت نہیں۔ لیکن یہاں محض دلیل کی خاطر اسکو صحیح مان لیتے ہیں۔ اور یہ بھی مان لیتے ہیں کہ چونکہ طاقت کی جو شرط مودودی صاحب نے لگائی ہے۔ چونکہ وہ نہ تو انگریزوں کے عہد میں موجود تھی۔ اور نہ اب ہے۔ اس لئے اس تعریف اور اس شرط کے مطابق دوسرے مسلمانوں اور جماعت اسلامی کا انگریزوں کے عہد میں عملاً جہاد نہ کرنا صحیح تھا۔ جس کا دوسرے لفظوں میں یہ مطلب ہے۔ کہ اس زمانہ میں شرط موجود نہ ہونے کی وجہ سے جہاد جائز نہیں بلکہ ناجائز اور حرام ہے۔

ہم یہاں صرف یہی ثابت کریں گے کہ مسیح موعود علیہ السلام نے جو یہ کہا ہے کہ

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال
دیں کے لئے حرام ہے اب جنگ اور قتال
دشمن ہے وہ خدا کا جو کرتا ہے اب جہاد
منکر نبی کا ہے جو یہ رکھتا ہے اعتقاد

اس کا مطلب صرف یہی ہے کہ اس زمانہ میں شرائط جہاد خاصکر مودودی صاحب کی واحد شرط مفقود ہے۔ اس لئے اس زمانہ میں جہاد حرام ہے۔

ہماری دلی خواہش تو یہ تھی کہ ہم اس ساری نظم کو یہاں نقل کرتے۔ لیکن چونکہ اس نظم میں بعض دیگر شرائط کا بھی ذکر ہے۔ اور ہم صرف ایسی شرط کو لینا چاہتے ہیں۔ جو فریق مخالف کے نزدیک بھی مسلمہ ہے۔ اور نیز جگہ کی بھی قلت ہے۔ اس لئے ہم صرف چند اشعار پر ہی اکتفا کریں گے۔ مسیح موعود علیہ السلام اسی نظم میں فرماتے ہیں ؎

ظاہر ہیں خود نشاں کہ زماں وہ زماں نہیں
اب قوم میں ہماری وہ تاب و تواں نہیں
اب تم میں خود وہ قوت و طاقت نہیں رہی
وہ سلطنت وہ رعب وہ شوکت نہیں رہی
وہ نام وہ نمود وہ دولت نہیں رہی
وہ عزم مقبلانہ وہ ہمت نہیں رہی
وہ علم وہ صلاح وہ عفت نہیں رہی
خلق خدا پہ شفقت و رحمت نہیں رہی
دل میں تمہارے یار کی الفت نہیں رہی
حالت تمہاری جاذب نصرت نہیں رہی

. . . .

تقویٰ کے جامے جتنے تھے سب چاک ہو گئے
جتنے خیال دل میں تھے ناپاک ہو گئے
کچھ کچھ جو نیک مرد تھے وہ خاک ہو گئے
باقی جو تھے وہ ظالم و سفاک ہو گئے
اب تم تو خود ہی مورد خشم خدا ہوئے
اس یار سے بشامت عصیاں جدا ہوئے
اب غیروں سے لڑائی کے معنے ہی کیا ہوئے
تم خود ہی غیر بن کے محل سزا ہوئے

دیکھئے مسیح موعود علیہ السلام نے اس زمانے میں جہاد بالسیف کے ناجائز یا دوسرے لفظوں میں حرام ہونے کی ایک وجہ وہ بھی بتائی ہے۔ جو خود مدیر کوثر جماعت اسلامی اور مودودی صاحب کے نزدیک بھی اس زمانہ میں جہاد کو ناجائز اور حرام قرار دینے کے لئے کافی ہے۔ جس پر خود ان کا عمل شاہد ہے۔ ہم نے یہاں چند اور شعر بھی اس لئے لکھ دیئے ہیں۔ کہ نہ صرف فقدان طاقت ہی موجود ہے۔ بلکہ خود مسلمانوں کی وہ اخلاقی حالت ہی نہیں رہی۔ کہ وہ جہاد فی سبیل اللہ کی شرائط پوری کر سکیں۔ یہ ایک مزید وجہ ہے اس زمانہ میں جہاد بالسیف کے حرام ہونے کی۔ مگر مسیح موعود علیہ السلام نے مسلمانوں کی مادی کمزوری کی وجہ کو بھی صاف صاف لفظوں میں بیان فرما دیا ہے۔ مدیر کوثر بتائیں کہ مسیح موعود علیہ السلام کے قول اور آپ کے قول میں کیا فرق ہے؟ جس بناء پر اب جہاد کو نادرست قرار دیتے ہیں۔ اسی بناء پر مسیح موعود علیہ السلام نے بھی جہاد کو اس زمانہ میں ناجائز قرار دیا ہے۔ جب تک جہاد کی شرائط مفقود رہیں گی جہاد حرام رہے گا۔ خود مسلمانوں اور آپ کا عمل بتاتا ہے۔ کہ کم سے کم اس وقت سے لے کر جب مسیح موعود علیہ السلام نے اپنا فتوے دیا تھا آپ کے نزدیک تو اب تک وہ شرائط موجود نہیں ہوئیں۔ آئندہ کی خبر خدا جانتے۔ لیکن ہم اتنا اندازاً کہہ سکتے ہیں۔ کہ جب وہ وقت آیا۔ تو وہی لوگ جو اب جہاد جہاد کا شور مچاتے ہیں بھاگنے والوں میں سے اول ہوں گے۔

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہونچاؤنگا" (الہام حضرت مسیح موعودؑ)

ھالینڈ میں تبلیغ اسلام

عیدالاضحیہ کی تقریب۔ الوہیت مسیح پر مناظرہ۔ انڈونیشین لیڈروں تک پیغام احمدیت۔ انفرادی ملاقاتیں

ماہانہ رپورٹ ہالینڈ مشن بابت اکتوبر ۱۹۴۹ء

از مکرم مولوی غلام احمد صاحب بشیر مجاھد ھالینڈ

اللہ تعالےٰ کے فضل سے اس ماہ بھی تبلیغ کا کام بدستور جاری رہا۔ خدا تعالےٰ کی دی ہوئی توفیق کے مطابق مختلف ذرائع سے دوستوں تک پیغام حق پہونچانے کی کوشش کی جاتی رہی جس کا مختصر سا خاکہ احباب کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔ تا احباب اپنی خاص دعاؤں میں ہمارے مشن کو بھی یاد فرماتے رہیں۔

(۱) عید الاضحیہ۔ عیدالاضحیہ کی تقریب پر پانچ صد کے قریب احباب کے نام دعوت نامے ارسال کئے گئے ہیں۔ جن میں انڈونیشین لیڈرز جو گول میز کانفرنس کے موقعہ پر تشریف لائے ہوئے تھے بھی شامل ہیں۔ دعوت نامہ کے ساتھ تمام احباب کے نام ایک مبارکبادی کا پیغام بھی بھیجا گیا۔ عید کی نماز کا انتظام ہیگ کی ایک مشہور عمارت دیرن تاؤن میں گیا۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے بہت سے احباب تشریف لائے۔ انڈونیشین لیڈر چونکہ گورنمنٹ کے انتظام کے ماتحت جرمن جا رہے تھے۔ اس لئے اس موقعہ پر تشریف نہ لاسکے صرف ایک دوست ہز ایکسی لنسی مسٹر نباب تشریف لائے۔ بہت سے ڈچ دوستوں نے اس موقعہ پر شرکت کی۔ مکرم حافظ صاحب نے نماز عید پڑھائی۔ بعد میں آپ نے مختصر سا خطبہ پڑھا۔ جس میں حج کے متعلق احباب کو بتایا کہ یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسمٰعیلؑ کی یادگار ہے۔ اور قربانی جو مسلمان کرتے ہیں۔ وہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی یاد کو تازہ کرتی ہے۔ اس موقعہ پر جو احباب تشریف لائے ہوئے تھے۔ انہوں نے بہت اچھا اثر لیا۔ اور بعد میں بہت سے احباب نے ذکر بھی کیا۔

(۲) مناظرہ۔ بہت دیر سے ایک عیسائی دوست مسٹر وایو moore سے مناظرہ کرنے کے متعلق کہہ رہے تھے۔ اس ماہ ان سے وقت مقرر کیا گیا۔ جس کے لئے مسئلہ الوہیت مسیح مقرر ہوا۔ احمدیہ مشن کی طرف سے خاکسار نے لیکچر کرنا تھا جس کے لئے تردید الوہیت مسیح پر ایک مبسوط مضمون لکھا۔ اور ڈچ میں ہمارے ایک زیر تبلیغ دوست نے ترجمہ کیا۔ مناظرہ کا اعلان دو اخباروں میں دیا گیا۔ تاریخ مقررہ پر آٹھ بجے شام مناظرہ شروع ہوا۔ صدارت مسٹر ولیدان نے کی۔ پہلے عیسائی دوست نے اپنا مضمون پڑھا۔ مگر ادھر ادھر کی باتوں میں اپنا وقت گزار دیا۔ اصل مضمون کے متعلق کوئی خاص دلیل پیش نہ کی۔ ان کی تقریر کے خاتمہ پر صاحب صدر نے فرمایا۔ کہ صاحب مقرر نے اصل مضمون کی طرف رخ بھی نہیں کیا اور ایسی باتیں اپنی تقریر میں پیش کی ہیں۔ جن کا مناظرہ سے کوئی تعلق بھی نہیں۔ نیز انہوں نے فرمایا کہ امید ہے کہ دوسرے مسلم مقرر اپنے مضمون پر ہی بحث کریں گے چنانچہ خاکسار نے اپنا مضمون پڑھا۔ جو ۴۵ منٹ میں ختم ہوا۔ بیس کے قریب عقلی اور نقلی دلائل پیش کئے اور عیسائیوں کی طرف سے پیش ہونے والے بعض سوالات کا جواب بھی پیش کیا۔ ہمارے مناظرہ کی طرز بالکل نئی تھی۔ طرفین میں سے ہر ایک نے ایک ایک تقریر کرنا تھا۔ اور بعد میں حاضرین کو سوالات کا موقعہ دیا گیا تھا۔ چنانچہ بہت سے احباب نے میرے لیکچر پر سوالات کئے۔ جن کے جوابات دئیے گئے۔ ایک دوست نے پیش کیا کہ اگرچہ تثلیث کی حقیقت ہم اب نہیں سمجھ سکتے۔ مگر ہوسکتا ہے کہ بعد میں کسی وقت اس کا حل مل جائے جس طرح بہت سی باتیں آج سے ۵۰ سال قبل انہونی معلوم ہوتی تھیں۔ اور آج ہر ایک کو معلوم ہیں۔ انہیں بتایا گیا کہ یہ کوئی ایجادات کا مسئلہ نہیں ہے عقائد کا آج ہی سمجھ میں آنا ضروری ہے۔ قریباً دو گھنٹہ تک سلسلہ سوالات وجوابات جاری رہا۔ اللہ کے فضل سے حاضرین پر ہمارے دلائل کا اچھا اثر رہا۔ فالحمد للہ۔

(۳) احمدی احباب اور زیادہ دلچسپی لینے والے احباب کے علم میں اضافہ کرنے کے لئے ہفتہ وار اجلاسوں کا انتظام کیا گیا ہے۔ اس ماہ چار دفعہ تمام احباب تشریف لائے۔ اور قریباً دو گھنٹہ تک ہر دفعہ مختلف مسائل پر گفتگو ہوتی رہی۔ ایک دفعہ مکرم حافظ صاحب نے قرآن مجید کے منجانب اللہ ہونے کے دلائل بتائے۔ اور ایک دفعہ مسٹر انور خان واگاک نے اسلامی نماز کے موضوع پر اپنا مضمون پڑھ کر سنایا۔

(۴) انفرادی تبلیغ۔

(ا) دار التبلیغ پر تشریف لانے والے احباب کے علاوہ اپنے احمدی احباب کے بہت سے غیر مسلم احباب دار التبلیغ پر تشریف لاکر اسلام کے متعلق واقفیت حاصل کرتے رہے۔ جن میں سے مندرجہ ذیل خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ دو دفعہ مسٹر وایو تشریف لائے۔ اور کافی دیر تک گفتگو کرتے رہے۔ مسٹر کرنز دو تین دفعہ تشریف لائے۔ اور بعض مسائل پر گفتگو کرتے رہے۔ ایک دن ایک انڈونیشین طالب علم تشریف لائے۔ اور قریباً تین گھنٹہ تک مختلف مسائل پر بحث کرتے رہے۔ مسئلہ ختم نبوت اور نبوت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر خاص طور پر گفتگو کا موقعہ ملا۔ ایک دفعہ مسٹر کورسے بھی تشریف لائے اور کچھ دیر تک گفتگو کرتے رہے۔ دو دفعہ ایک دوست سمتھ نامی تشریف لائے۔ انہوں نے اپنے بھائی کے ساتھ ایک چھوٹی سی ہوا سے چلنے والی کشتی میں بحر اوقیانوس عبور کیا تھا۔ اور لنڈن سے ہالینڈ یونیورسل کی دعوت پر تشریف لائے تھے۔ ان سے کافی دیر تک اسلام کے متعلق گفتگو ہوتی رہی انہیں اپنا کچھ لٹریچر مطالعہ کے لئے دیا۔ یہ دوست کینیڈا میں ایک نئی تحریک جاری کر رہے ہیں۔ جس کے ماتحت مختلف علاقوں میں کالونیز قائم کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ ہر کالونی میں چار صد کے قریب افراد شامل ہوں گے۔ اقتصادی حالت سب کی برابر ہوگی۔ ایک خاندان کی طرح کام کرینگے کھانا وغیرہ بھی سب کا اکٹھا ہی ہوگا۔ پھر اس تحریک کو آہستہ آہستہ دوسرے ملک میں بھی چلایا جائیگا۔ انہیں نظام نو حضور کا لیکچر بھی مطالعہ کے لئے دیا گیا۔ ایک دن ہالینڈ براڈ کاسٹنگ محکمہ سے تعلق رکھنے والے دوست جو عربی ممالک کے لئے خبریں نشر کرتے ہیں ملاقات کے لئے تشریف لائے۔ اور ایک گھنٹہ تک تشریف فرما رہے

ب۔ اس ماہ بھی اللہ تعالےٰ کے فضل سے بہت سے احباب کے ہاں جاکر پیغام حق پہونچانے کی توفیق ملی۔ قریباً ۲۵ دفعہ دوستوں کے ہاں جانے کا موقعہ ملا۔ بہت سے مسائل زیر بحث آتے رہے مکرم حافظ صاحب کی معیت میں ایک دفعہ بارش برستے ہاں جانے کا موقعہ ملا اور ایک دفعہ مکرم حافظ صاحب مسٹر خان ویلوخت فرسلیٹ سے ملے۔ بہت سے مسائل زیر بحث آئے۔ ایک دفعہ آپ کو ٹیکر فرقہ کے بعض احباب سے ملنے کے لئے تشریف لے گئے۔ جہاں مسئلہ فلسطین پر بھی گفتگو ہوتی رہی۔ آپ نے عربوں کی پوزیشن کو نہایت ہی احسن پیرایہ میں پیش کیا جس سے وہ دوست خاص طور پر متاثر ہوئے۔

(۵) دوسروں کی مجالس میں: اس ماہ ایک دفعہ خاکسار واسیر انتولیگ کی ایک میٹنگ میں شامل ہوا۔ جہاں بہت سے دوست جمع تھے بعض احباب سے واقفیت پیدا کرنے کا موقعہ ملا۔ ایک دفعہ جرمنی چرچ میں جانے کا موقعہ ملا اور ایک دفعہ ایک اور عیسائی میٹنگ میں شامل ہوا۔ جہاں صاحب مقرر کے ساتھ کچھ دیر تک مسئلہ تناسخ پر گفتگو ہوتی رہی۔ بعض اور افراد سے بھی گفتگو کا موقعہ ملا۔

(۶) سفر:۔ اس ماہ ایک دفعہ ہم دونوں ایک دوست کو ملنے کے لئے گئے۔ ان کے ساتھ تو قریباً دو گھنٹہ تک مختلف مسائل پر گفتگو کرنے کا موقعہ ملا مسئلہ الوہیت مسیح خاص طور پر زیر بحث آیا۔ ایک دفعہ حافظ صاحب تشریف لے گئے۔ ایک دفعہ خاکسار ایمسٹرڈم ایک دوست کی دعوت پر گیا جہاں مسٹر حسین العطاس سے ملاقات کی اور چار پانچ گھنٹہ تک مسئلہ ختم نبوت اور نبوت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر گفتگو کرنے کا موقعہ ملا۔ ایک دفعہ خاکسار کو روٹرڈم جانے کا موقعہ ملا۔ جہاں بہت سے احباب کے ساتھ واقفیت پیدا کی اور کچھ دیر تک مسیح کی صلیبی موت کے موضوع پر گفتگو ہوتی رہی۔ اس ماہ لنڈن میں مبلغین یورپ کی مجلس شوریٰ منعقد ہوئی۔ جس میں شرکت کیلئے مکرم حافظ صاحب ہالینڈ سے تشریف لے گئے قریباً دس بارہ دن وہاں تشریف فرما رہے۔

(۷) انڈونیشین لیڈروں تک پیغام

(۱و۲) تمام انڈونیشین ممبران گول میز کانفرنس کی خدمت میں "کتاب اسلام" ارسال کی گئی تا انہیں ہماری جماعت کی مساعی کا کسی قدر علم ہوجائے۔ ان کے علاوہ انڈونیشیا سے آنے والے تمام اخباری نمائندوں کی خدمت میں بھی کتاب مذکور کا ایک نسخہ ارسال کیا گیا

(۸) متفرقات:۔ اس ماہ برادرم مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب بی اے ہیمبرگ سے تشریف لائے جو کہ لنڈن مجلس شوریٰ میں شرکت کے لئے تشریف لے جا رہے تھے۔ دو تین دن قیام فرما کر لنڈن کے لئے روانہ ہوگئے (۲) قبر مسیح کے متعلق ایک ٹریکٹ لکھا گیا جو اس وقت پریس میں ہے۔ امید ہے کہ اس اشتہار کی تقسیم پر ایک قسم کی حرکت پیدا ہو جائیگی احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے تا اللہ تعالےٰ سعید روحوں کو حق کی طرف توجہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے (۳) بہت سے احباب کے خطوط آتے رہے جن کے جواب میں اپنا لٹریچر اور ان کے جوابات دئیے گئے۔

مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کا رجوع

از مکرم مرزا محمد حیات صاحب تاثیر واقف زندگی چنیوٹ

یہ بات کسے معلوم نہیں اور کون نہیں جانتا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سب سے بڑے مخالفین اور مکفر مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی تھے۔ انہوں نے سارے ہندوستان میں پھر کر فتویٰ کفر آپ پر لگوایا اور آپ کے دعویٰ مسیحیت و مہدویت پر کہا کہ میں نے ہی اسے حضرت مسیح موعودؑ کو اٹھایا تھا اور میں ہی گراؤں گا۔ مگر خدا کی باتیں نرالی ہی ہوتی ہیں۔ اسے کیا معلوم تھا کہ صیاد خود ہی شکار ہو کر رہ جائیگا۔ چنانچہ جس زمانہ میں جب کہ مولوی صاحب مذکور کی مخالفت حد سے بڑھی ہوئی تھی اور ان کا کفر انتہا کو پہنچ چکا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔

"وانی رایت ھذا الرجل یومن
بایمانی قبل موتہ ورایت
کانہ ترک قول التکفیر وتاب
وھذہ رویای وارجو ان یجعلھا
ربی حقا" (اعلان ۴ مئی ۱۸۹۳ء)

ترجمہ "میں نے دیکھا کہ یہ محمد حسین اپنی موت سے پہلے میرے مومن ہونے پر ایمان لائے گا اور میں نے دیکھا کہ گویا اس نے میری تکفیر کو ترک کر دیا ہے اور اس سے رجوع کر لیا ہے اور یہ میری رویا ہے اور میں امید کرتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ اسکو سچا کر دکھلائیگا"

اس اعلان کا شائع ہونا تھا کہ دنیا حیران رہ گئی اور آپ کے مرید بھی سوچ میں پڑ گئے کہ اتنا بڑا مخالف اور اتنا بڑا مکفر بھلا کس طرح رجوع کرے گا خود مولوی محمد حسین بھی حضورؑ کے اس اعلان پر بہت ہنسے کہ یہ کیسی بات پیش کی گئی ہے اس کے بعد ان کی مخالفت اور بھی بڑھ گئی۔ اور آپ کے خلاف گورنمنٹ میں مخبریاں کرنے لگے کہ درپردہ آپ کو قتل کرنے کی سازش میں شریک ہونے سے بھی انہوں نے عار نہ کی۔ مگر حضور یہی فرماتے رہے کہ آخر ایک دن ٹلنے والا ہے۔ جب یہ اپنی تکفیر سے باز آئے گا۔ سو بے شک دنیا والوں کی نظر میں یہ بات ناممکن تھی۔ مگر اللہ والوں کے دعوے نرالے ہی ہوا کرتے ہیں۔ وہ وہ کرتے ہیں جو دنیا کی نظر میں محال ہو۔ چنانچہ ساری دنیا کی عقل و خرد کے مدعیان کے مقابل حضور علیہ السلام کی یہ رویا جس آب و تاب کے ساتھ پورا ہوا اس کی تفصیل یہ ہے کہ

حضرت خلیفہ اول رضی کی زندگی یعنی ۱۹۱۳ء میں گوجرانوالہ کا ایک شخص احمدی ہو کر سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوا۔ جس پر علماء نے سکھانے اور اکسانے پر اس کی بیوی نے عدالت میں یہ مقدمہ کر دیا کہ چونکہ علماء کے فتویٰ کے مطابق احمدی کافر ہیں۔ لہٰذا میرا نکاح فسخ ہو گیا ہے۔ مجھے اس خاوند سے علیحدہ کیا جاوے۔ چنانچہ یہ مقدمہ ۳۰۰ مسماۃ کرم بی بی بنت محمد دین دوہار بنام رحمت اللہ ولد عبداللہ قوم لوہار ساکن نظام آباد ضلع گوجرانوالہ مدعا علیہ پیش ہوا۔ اس میں مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے فرقہ اہلحدیث کے معتقدات کی بابت شہادت دیتے ہوئے جو بیان دیا اس کا ایک حصہ پیش کیا جاتا ہے۔

"سب سے اول فرقہ حنفی۔ اسکے بعد تھوڑے عرصہ میں فرقہ مالکی جو امام مالک کی طرف منسوب ہے۔ اسکے بعد فرقہ شافعی۔ اس کے بعد فرقہ حنبلی جو امام احمد بن محمد بن حنبل کی طرف منسوب تھا۔ پہلے تمام اہل اسلام کا ایک ہی مذہب تھا اور امن کا زمانہ تھا۔ اور کوئی کشمکش ان کی باہمی نہ تھی اور قریب زمانہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سبب اور اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد ان کے تابعین کے سبب امن تھا۔ آپس میں ایسا اختلاف نہ تھا کہ جس کے سبب ایک دوسرے کو برا کہے یا مخالفت کرے۔ اس کے بعد جب باہمی نفسانیت پیدا ہو گئی اور اعتقاد بدعت کے پیدا ہو گئے۔ تو لوگوں نے اپنے اپنے اماموں کی طرف کہ جن کی ان کو زیادہ تر محبت و اعتقاد تھا۔ پیروی اختیار کی اور فرقہ بندی ہو گئی یہ سب فرقے قرآن مجید کو خدا کا کلام مانتے ہیں اور یہ فرقے قرآن کی مانند حدیث کو بھی مانتے ہیں۔ ایک فرقہ احمدی بھی اب تھوڑے عرصہ سے پیدا ہوا ہے جب سے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے دعویٰ مسیحیت اور مہدیت کا کیا ہے یہ فرقہ بھی قرآن کو اور حدیث کو یکساں مانتا ہے .... کسی فرقہ کو جن کا اوپر ذکر کیا جا چکا ہے۔ ہمارا فرقہ مطلقاً کافر نہیں کہتا۔"

اس شہادت سے جو کچھ عدالت نے سمجھا اور فیصلہ میں لکھا۔ وہ بھی ملاحظہ فرمائیے۔

"اور ایسے ہی مولوی عبدالحکیم صاحب گواہ مدعیہ کے نزدیک احمدی فرقہ کے لوگ کافر ہیں جو مرزا غلام احمد کے پیرو ہیں حالانکہ مولوی حسین گواہ کے نزدیک وہ کافر نہیں ہیں"

مقام غور ہے کہ وہ شخص جو ساری عمر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو کافر کہتا رہا۔ اور نہ صرف خود بلکہ دیگر علماء سے فتویٰ کفر کا آپ پر لگوا دیا۔ عدالت میں پیش ہو کر مولوی عبدالحکیم کے خلاف یہ گواہی دیتا ہے۔ اور حلفاً بیان کرتا ہے کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے پیرووں کو کافر نہیں سمجھتا۔ اب فرمائیے کہ اس سے بڑھ کر تکفیر سے رجوع اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مومن ہونے پر ایمان لانے کا ثبوت کیا ہو سکتا ہے کہ وہ شخص جو تمام عمر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو کافر کہتا رہا بلکہ ان سے اور ان کی جماعت سے سلام اور کلام کرنے والے کو بھی کافر قرار دیتا رہا۔ عدالت میں حلفیہ بیان دیتا ہے کہ احمدی کافر نہیں ہیں۔ (فاعتبروا یا اولی

اور سنئے مولوی عمر الدین صاحب شملوی کا بیان ہے کہ ایک دفعہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی چندہ جمع کرنے کے لئے شملہ آئے اور جماعت احمدیہ شملہ سے بھی چندہ مانگا۔ مگر لوگوں نے انکار کر دیا۔ اسپر مولوی صاحب نے کہا کہ مولوی نورالدین صاحب رضؓ نے بھی اس دینی کام میں چندہ دیا ہے۔ تب جماعت کے لوگوں نے قادیان سے دریافت کیا تو حضرت خلیفہ اول رضؓ نے فرمایا فرداً فرداً چندہ نہ دیا جائے بحیثیت جماعت چندہ دیا جائے۔ اس کے بعد ۱۹۱۱ء میں مولوی صاحب مذکور پھر شملہ آئے اور وہاں کی مسجد اہل حدیث (جو سنجولی شملہ میں ہے) میں جماعت احمدیہ کے لوگوں کو بلا کر بڑے پیار اور محبت سے انہیں ملے اور بعض لوگوں سے معانقہ بھی کیا۔ اور اسی مسجد میں انہیں نماز باجماعت ادا کرنے کی بھی اجازت دے دی۔ جب مولوی صاحب نے مولوی عمر الدین صاحب سے معانقہ کرنا چاہا۔ تو انہوں نے فرمایا کہ آپ کا فتویٰ تو یہ تھا کہ احمدیوں سے سلام کرنے والا بھی کافر ہے۔ مگر آج آپ معانقہ کر رہے ہیں اس پر مولوی صاحب نے کہا۔

"چپ رہو ایسی باتیں مت کرو۔ میں تم لوگوں کو کافر نہیں جانتا"

(مجدد اعظم صـ ۲۱۹ حصہ اول)

اس کے بعد ایک دفعہ پھر مولوی صاحب شملہ آئے اور لکڑ بازار میں مستری محمد اسماعیل صاحب جالندھری کی دوکان پر مستری صاحب موصوف، بابو عبدالرحمٰن صاحب شملوی اور بابو محمد یوسف صاحب سپرنٹنڈنٹ دفتر آب وہوا کی موجودگی میں بابو محمد حسین صاحب نے مولوی صاحب سے کہا کہ مولوی صاحب اب تو آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کو دیکھ لیا ہے۔ اب تو مان لیں۔ اس پر مولوی صاحب نے کہا۔

"اگر حضرت مرزا صاحب زندہ ہوتے تو میں ان کی بیعت کر لیتا۔ مگر وہ تو اب فوت ہو چکے ہیں"

(مجدد اعظم حصہ اول صـ ۲۱۹)

اس پر بابو محمد یوسف صاحب نے کہا:-

"حضرت مولوی نورالدین صاحب ان کے خلیفہ جو موجود ہیں۔ آپ اب ان کے ہاتھ پر بیعت کر لیں۔ مولوی صاحب نے کہا کہ نورالدین (رضی اللہ عنہ ناقل) تو مجھ سے کچھ زیادہ نہیں جانتا۔ وہ تو میرے برابر بھی نہیں۔ میں اسکی بیعت نہیں کر سکتا۔ ہاں اگر مرزا صاحب زندہ ہوتے۔ تو میں ان کی بیعت کر لیتا"

(مجدد اعظم حصہ اول صـ ۲۱۹)

ان سب حوالہ جات سے صاف ظاہر ہے۔ کہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے اپنے مرنے سے پہلے نہ صرف حضور علیہ السلام کی تکفیر سے رجوع کیا بلکہ آپ کے مومن ہونے پر ایمان لا کر اس قدر آپ کی صداقت کے قائل ہوئے کہ اگر آپ زندہ ہوتے تو آپ کی بیعت کرنے کو بھی تیار تھے۔ فالحمد للہ علی ذالک۔

اسلامی شعائر کو قائم رکھو!

"تبلیغ اور موثر تبلیغ کے لئے ضروری ہے کہ آپ شعائر اسلامی کے پابند ہوں حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ فرماتے ہیں "گو داڑھی کو مذہب میں کوئی بڑا دخل نہیں لیکن اغیار تمہاری داڑھیوں کو تمہارے سر کے بالوں کو اور تمہارے کپڑوں کو اس نظر سے دیکھتے ہیں کہ تم اپنے مذہب کے لئے کتنی غیرت اپنے دل میں رکھتے ہو اور تم اسلامی شعائر کو قائم کرنے کی کس قدر کوشش کرتے ہو۔۔ اگر باقی مسلمان یہ جرات نہیں دکھاتے تو کم سے کم احمدیوں میں یہ احساس ہونا چاہیئے کہ ہم داڑھیاں نہیں منڈوائینگے (الفضل جلد ۳۵ نمبر ۱۴۱)

(مہتمم تبلیغ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

دعائے مغفرت

میرے عزیز بڑے بھائی فقیر محمد صاحب عمر تقریباً ۵۰ سال قادیان محلہ باب الانوار حال بمقام چوہڑ کانہ منڈی ضلع شیخوپورہ دو تین روز بیمار رہ کر قضائے الٰہی سے بروز ہفتہ مورخہ ۲۴/۱۱/۵۱ صبح ۵ بجے وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم اپنے پیچھے دو چھوٹے لڑکے اور ایک لڑکی چھوڑ گئے ہیں۔ گذشتہ دو سال کے عرصہ میں میرے پیارے والدین دو نوجوان بھائی دیگر پانچ بچے کل ۹ افراد ہم سے جدائی اختیار کر کے اپنے مولیٰ حقیقی کے پاس چلے گئے ہیں۔ جن کی علیحدگی کا ہمیں بے حد صدمہ ہے۔ احباب ان سب کے بلندی درجات کیلئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان مرحومین کو اپنے قرب میں جگہ دے۔ نیز یہ بھی دعا فرمائیں کہ مرحوم کے اہل و عیال اور ہم سب افراد کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

(سردار محمد کاتب الفضل)

خواب اور علم النفس

(از مکرم خلیفہ صلاح الدین احمد صاحب لاہور)

انسانی روحانی نظام کے شعبوں میں اللہ تعالیٰ نے ایک شعبہ خواب کا بھی مقرر فرمایا ہے۔ چنانچہ خواب کا شعبۂ روحانی جب کارفرما ہوتا ہے۔ تو بغیر مادی اسباب کے ہر قسم کے نظارے۔ افعال اور واقعات اس طرح محسوس اور معلوم ہونے لگتے ہیں۔ جیسا کہ انسان بیداری کی حالت میں ٹھوس مادی اور عقلی مشاہدات اور تجربات سے متاثر ہوتا ہے۔ یہ روحانی تمثیلی سلسلہ بلحاظ عملی تفاصیل اور طریقۂ کار کی حقیقت کے لحاظ سے سائنس کی پہنچ اور علمیت سے بالا ہے۔ تاہم اثر اور کیفیت کے لحاظ سے اور جہاں تک اس کا تعلق جسمانی ڈھانچہ اور مادی اشیاء سے ہے۔ بعض امور زیر بحث لائے جا سکتے ہیں۔ جس کی بنا پر ماہرین علم النفس نے خواب کا فلسفہ بیان کرنے کی کوشش کی ہے۔ اس سے پہلے کہ ماہرین علم النفس کے نظریے اور ان کے نزدیک جو خواب کا مقصد ہے۔ بیان کیا جائے یہ مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ اپنے مسلمات بیان کر دیئے جائیں۔ چنانچہ حقیقت یہ ہے۔ کہ خواب بلحاظ اپنی کیفیت کے مابعد الموت روحانی زندگی کے لئے بطور ایک مثال کے ہے۔ جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے ہر فرد بشر کو آئندہ روحانی زندگی کا ایک نمونہ دکھا دیا ہے۔ خواب کا یہ فلسفہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پیش کیا ہے۔ فرماتے ہیں:-

"انسان کی زندگی کے بعد کی حالت یعنی عقبیٰ کا نمونہ عالم خواب میں پایا جاتا ہے کہ انسان کے بدن پر جس قسم کے مواد غالب ہوتے ہیں۔ عالم خواب میں اسی قسم کی جسمانی حالتیں نظر آتی ہیں جب کوئی تیز تپ چڑھنے کو ہوتا ہے۔ تو خواب میں اکثر آگ اور آگ کے شعلے نظر آتے ہیں۔ اور بلغمی تپوں اور ریزش اور زکام کے غلبہ میں انسان اپنے تئیں پانی میں دیکھتا ہے۔ غرض جس طرح کی بیماریوں کے لئے بدن نے تیاری کی ہو۔ وہ کیفیتیں تمثیل کے طور پر خواب میں نظر آ جاتی ہیں۔ پس خواب کے سلسلہ پر غور کرنے سے ہر ایک انسان سمجھ سکتا ہے۔ کہ عالم ثانی میں بھی یہی سنت اللہ ہے۔ کیونکہ جس طرح خواب ہم میں ایک خاص تبدیلی پیدا کر کے روحانیات کو جسمانی طور پر تبدیل کر کے دکھلاتا ہے۔ اس عالم میں بھی ایسا ہی ہوگا۔ اور اس دن ہمارے اعمال اور اعمال کے نتائج جسمانی طور پر ظاہر ہوں گے ...... اور جیسا کہ انسان جو کچھ خواب میں طرح طرح کی تمثیلات دیکھتا ہے۔ اور کبھی گمان نہیں کرتا۔ کہ یہ تمثیلات ہیں۔ بلکہ انہیں واقعی چیزیں یقین کرتا ہے۔ ایسا ہی اس عالم میں ہوگا۔ بلکہ خدا تعالیٰ تمثیلات کے ذریعہ اپنی نئی قدرت دکھائیگا چونکہ وہ قدرت کامل ہے۔ پس اگر ہم تفصیلات کا نام بھی نہ لیں۔ اور یہ کہیں کہ وہ خدا کی قدرت سے ایک نئی پیدائش ہے۔ تو یہ تقریر بہت درست اور واقعی اور صحیح ہے۔" (اسلامی اصول کی فلاسفی)

یہ ہے خواب کا فلسفہ۔ خواب کی کمیت اور کیفیت کے لحاظ سے تین قسمیں ہو سکتی ہیں۔ اول رحمانی خوابیں۔ دوئم نفسانی خوابیں۔ اور سوئم حسی خوابیں۔ رحمانی خوابوں کی ضمنی تقسیم اس طرح کی جا سکتی ہے۔ کہ اول ادنیٰ قسم یعنی جو خوابیں ابتدائی اخلاق دکھانے اور عقلی رہبری کے لئے نفس لوامہ کی تحریک سے پیدا ہوں۔ دوسرے درمیانی درجہ وہ خوابیں یا کشوف جو کہ خدا تعالیٰ بذریعہ ملائکہ کے ذریعہ مستقبل کے متعلق مبشر یا منذر خبریں بتانے کے لئے ظاہر فرماتا ہے۔ اور خاص خاص زندگی کے مسائل حل کر کے راہ مستقیم دکھائی جاتی ہے۔ سوئم الہامی کیفیت جو کہ سب سے اعلیٰ اور علیحدہ چیز ہے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"عالم ثانی کے بارے میں ہمارا علم الٰہیات تب عین الیقین کی حد تک پہنچتا ہے۔ کہ جب خود بلاواسطہ ہم الہام پا دیں۔ خدا کی آواز کو اپنے کانوں سے سنیں۔ اور خدا کے صاف اور صحیح کشوف کو اپنی آنکھوں سے دیکھیں۔ ہم بے شک کامل معرفت کے حاصل کرنے کے لئے بلاواسطہ الہام کے محتاج ہیں۔ اور اسی کامل معرفت کی اپنے دل میں بھوک اور پیاس پاتے ہیں۔" (اسلامی اصول کی فلاسفی)

اسی طرح نفسانی خوابوں کی ضمنی تقسیم مندرجہ ذیل ہو سکتی ہے۔ اول نفس امارہ کی طرف سے حیوانی اور جبلی خواہشات کا اظہار۔ دوئم دماغی پریشانی اور خرابی کا اظہار۔ سوئم شیطانی تحریکات گناہوں اور جرائم کے متعلق خوابیں یا آوازیں۔

اور حسی خوابوں کی دو قسمیں ہوں گی۔ اندرونی احساسات کا اظہار۔ جیسے بخار کی آگ سے تمثیل دوسرے بیرونی احساسات کی تمثیل جیسے کسی آواز کی وجہ سے یا جسم کے کسی حصہ کی حس کی وجہ سے خواب کا آنا۔ رحمانی خوابوں اور نفسانی خوابوں میں تمیز کرنے کے لئے مندرجہ ذیل امور پائے جاتے ہیں۔ رحمانی خوابیں اور کشوف واضح۔ روشن اور غیب کی اخبار پر مشتمل ہوتی ہیں۔ اکثر خوابیں تعبیر طلب اشارات اور تشبیہات والی ہوتی ہیں۔ جن کی تعبیر کسی ثقہ اور باخبر معبر کے ذریعہ کھلتی ہے۔ بسا اوقات خواب بین کو خود تفہیم ہو جاتی ہے۔ اور بعض تعبیریں واقعہ ظہور پذیر ہونے پر کھلتی ہیں۔ تعبیر طلب امور پر مشتمل ہونے میں یہ حکمت ہے۔ کہ انسان کو ان خوابوں پر نفس یا شعور کی طرف سے ظاہر ہونے کا شک نہ ہو۔ اسی لئے ایسے اشارات اور تشبیہات پائے جاتے ہیں جو کہ خود خواب بین کی ایجاد ممکن نہیں ہوتے۔ نیز ایسی خوابوں اور کشوف کا نفس انسانی پر صحت مند اور یقینی اثر ہوتا ہے۔ اور ان پر ایمان لانے یا عمل کرنے کے لئے ایک خاص قوت اور انشراح پایا جاتا ہے۔ اور طبیعت میں ایک تبدیلی پیدا ہو جاتی ہے۔ الہامات میں یہ امور بدرجہ اولیٰ پائے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ ان میں فصاحت۔ بلاغت اور ایسی شوکت پائی جاتی ہے۔ جو کہ خارق عادت ہوتی ہے۔ اور اس کا مضمون انسانی ذہن پر حق الیقین کے درجہ کا اثر کرتا ہے۔

مگر نفسانی اور شیطانی خوابیں واضح اور صاف نہیں ہوتیں۔ دل و دماغ پر اوپرا اور غیر تسلی بخش اثر ہوتا ہے۔ ان پر عمل کرنے کے لئے طبیعت میں انشراح اور قوت حاصل نہیں ہوتی۔ بلکہ جوروں اور مجرموں کا دل اختیار کرنا پڑتا ہے۔ نیز قوت حافظہ پر ان کا اثر کمزور ہوتا ہے۔ بلکہ اکثر خوابیں نفس لوامہ کی طرف سے دبانے کے نتیجہ میں جلد بھول جاتی ہیں۔

اب ہم نفسیات کا خوابوں کے متعلق زاویۂ نگاہ لیتے ہیں۔ سگمنڈ فرائڈ سب سے پہلا نفسیات کا ماہر ہے۔ جس نے خوابوں کو باقاعدہ علوم سائنس میں شامل کیا۔ اور نظریے قائم کئے۔ گو فرائڈ کے نظریوں سے عموماً دوسرے فلاسفہ کو اختلاف ہے۔ بلکہ اس اختلاف کی بنیاد خود فرائڈ کے ہمنشین اور ساتھ کام کرنے والے ماہرین نے شروع سے ہی ڈال دی تھی۔ مگر اصولی طور پر فرائڈ کے پیش کردہ بعض نظریے سب تسلیم کرتے ہیں۔ اسی لئے فرائڈ کی تھیوریاں زیادہ مشہور ہیں۔ فرائڈ کی تحقیق خواب کے متعلق یہ ہے۔ کہ خواب کے وقت ذہنی دفتر عمل کا کام الٹ واقعہ ہوتا ہے۔ یعنی بیداری میں ذہن کسی چیز کو اعضا اور جوارح کے ذریعہ محسوس کرنے کے بعد یادداشت کے خانوں میں تطبیق کے لئے گھماتا ہے۔ پھر نفس لوامہ کو پیش کرتا ہے۔ اس پیشی کے بعد کانشس میں شعور یا تعقل ہوتا ہے۔ اس کے بعد ارادہ یا عمل کے لئے عملی گوشے (Motor end) کی طرف منتقل کرایا جاتا ہے۔ یا نفس لوامہ اسکو لاشعوری حصہ میں دبا دیتا ہے۔ مگر خواب کی صورت میں یہ کارروائی الٹ (Regression) واقعہ ہوتی ہے۔ یعنی ذہن کے لاشعوری حصہ سے دبی ہوئی خواہشات یا جبلی رجحانات عارضی تکمیل جاری کرنے کے لئے محسوس کرنے والے حصہ میں جا پہنچتے ہیں۔ مگر اپنی اصلی حالت سے بوجہ خواب کے احتساب والے شعبہ Dreem censor کے خواب کے خیالات بگڑ کر اور بدل کر (Disguise and distortion) پہنچتے ہیں اور ضروری تشبیہی رنگ (Simbols) اختیار کر لیتی ہیں۔ کیونکہ خواب کے پوشیدہ خیالات اصلی رنگ میں ظاہر ہوں۔ تو نفس لوامہ اپنی نیند سے چونک کر گذرنے سے روک دے گا۔ اس خطرہ سے بچنے کے لئے اصل صورت بدل دی جاتی ہے۔ فرائڈ کا نظریہ یہ ہے۔ کہ تمام خوابیں تکمیل خواہش کے جذبہ کی تحریک کی بنا پر آتی ہیں۔ جیسا کہ مشہور ہے۔ بطخ کو خواب میں مکئی نظر آتی ہے۔ یا بلی کو چھچھڑوں کی خواب۔ دوسرے یہ کہ خواب نیند کی ہمیشہ محافظ ہوتی ہے نہ کہ مخل۔ مثلاً جب نپولین کو جگایا گیا۔ کہ علاج کے لئے ہسپتال چلے۔ اس کو خواب آنی شروع ہوئی۔ کہ وہ ہسپتال میں موجود ہے۔ اس طرح نفس امارہ نے اور سونے پر آمادہ کر دیا۔ یا فرائڈ کی خواب جبکہ ٹانگوں کے درمیان تکلیف کی وجہ سے پلٹس باندھ رکھی تھی۔ خواب آنی شروع ہوئی۔ کہ ایک شاندار گھوڑے پر سوار ہے۔ گو کاٹھی تکلیف دہ ہے۔ یعنی درد کی وجہ سے بجائے نیند اچاٹ ہونے کے اس طرح نفس نے سوتے رہنے پر آمادہ رکھا۔ گہری نیند سونے والے عموماً ایسی خوابیں دیکھتے ہیں۔ چند دن ہوئے عاجز صبح نماز کے لئے بیدار ہونا چاہتا تھا۔ کہ خواب شروع ہو گئی۔ کہ حضرت مولوی سرور شاہ صاحب مرحوم کی اقتدا میں ایک لمبی اور پر کیف نماز ادا کر رہا ہوں۔ اس طرح بیداری ملتوی ہو گئی۔ بے شک ایسی خوابیں نفس امارہ کی طرف سے نفسانی اور جبلی خواہشات کی تکمیل کے لئے دکھائی دیتی ہیں۔ یہاں تک فرائڈ کا نظریہ درست ہے۔ مگر جب ایسی خوابیں فرائڈ کے سامنے پیش کی گئیں۔ جو کہ چونکا کر یا پریشان کر کے انسان کو بیدار کر دیتی ہیں۔ جن کا نام فرائڈ (anxiety dreams) رکھتا ہے۔ تو کوئی معقول حل پیش نہ کر سکا۔ فرائڈ کے خیال میں پریشان کن خوابوں کی تہہ میں بھی اصل خیال تکمیل خواہش کا ہوتا ہے۔ مثلاً اگر کوئی اپنے عزیز کی موت دیکھے تو اس کا دل یہ پیش کرتا ہے۔ کہ بچپن میں وہ شخص اس عزیز کے متعلق جارحانہ یا معاندانہ خیال لاشعوری حصہ میں دبا چکا تھا۔ جس کا اظہار ہوا ہے۔ مگر اولاد کے متعلق منذر خواب دیکھنا اس نظریے کو باطل کر دیتا ہے۔ بھلا بچپن میں کس کی اولاد یا اولاد سے دشمنی کے خیالات موجود ہوتے ہیں۔ اسی جگہ فرائڈ کے دوسرے ساتھیوں نے اس سے اختلاف ظاہر کیا ہے۔ چنانچہ میکڈوگل لکھتا ہے:-

"یہ نظریہ تسلیم کرنا مشکل ہے۔ کہ خوابوں کا محرک ہمیشہ سلانے کے لئے خواب لاتا ہے۔ جبکہ کئی خوابیں محض جگانے کے لئے آتی ہیں۔" چنانچہ بروایت حضرت مفتی محمد صادق صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تہجد کے لئے بیدار ہونے کا یہ طریق بیان فرمایا تھا۔ کہ انسان سوتے وقت اپنے نفس کو اپنا نام لے کر مخاطب کرے۔ کہ فلاں وقت جگا دینا۔ اس طرح جاگ آ جاتی ہے۔ یہ روایت چھپ بھی چکی ہے۔ اور عاجز نے خود حضرت مفتی صاحب سے حال میں ہی تصدیق کر لی ہے۔ عاجز کا بھی تجربہ ہے۔ اس طرح خواب کے ذریعہ یا تو جسم کا کوئی حصہ ہلا کر یا کوئی ضروری کام کا احساس دلا کر بیدار کرایا جاتا ہے۔ اور یا خود بخود جاگ آ جاتی ہے۔

حقیقت میں ماہرین نفسیات صرف نفسانی خوابوں کے متعلق تحلیل نفسی کے ذریعہ نظریے اور آراء پیش

کرسکتے ہیں۔ کیونکہ رحمانی خوابوں کو ہمیشہ غلط تاویلات اور نامعقول باتوں سے چھپاتے رہے ہیں۔ مگر باوجود اس گریز کے جب رحمانی خوابوں کے حلقہ میں مجبوراً پھنس جاتے ہیں۔ تو اس وقت چھٹکارا حاصل کرنے کے لئے ان کا بےطرح ہاتھ پاؤں مارنا اور گھبراہٹ میں اپنے نظریوں کی کوتاہی کا اعتراف کرکے چھٹکارا حاصل کرنا عجیب کیفیت پیش کرتا ہے۔ زیادہ تر ان کا ذہنی اختلاف ایسے ہی مواقع پر پیدا ہوا ہے۔ چنانچہ ایک ہی لائن پر چلتے چلتے فرائڈ کے شاگرد ڈاکٹر جنگ الفرڈ اڈلر اور میکڈوگل وغیرہ اپنے استاد سے علیحدہ ہوگئے۔ اور فرائڈ یہی رونا روتا رہا کہ ؎

من چہ سرایم و طنبورہ من چہ سرائد

سائنس کے اور کسی میدان میں اس قسم کے اکھاڑے اور مقابلے نہیں پائے جاتے۔ یہاں معاملہ ہی دگر ہے کیونکہ یہاں ایک حقیقت کو چھپانے کی کوشش کی گئی ہے۔ اور عوام کی آنکھوں میں دھول ڈالنے کے لئے ہر کوئی بڑھ چڑھ کر اور مختلف زاویوں سے کوشش کرتا ہے۔

جیسا کہ میکڈوگل نے فرائڈ پر اعتراض کیا ہے۔ کہ اس نے بعض حقائق دریافت کرکے ان کے بل پر باقی خود ساختہ فلسفے بھی لوگوں کے حلق میں کڑوی چیز پر قند چڑھا کر ٹھونس دیئے۔ اصل میں یہ اعتراض صرف فرائڈ پر نہیں۔ بلکہ تمام ماہرین نفسیات پر عائد ہوتا ہے کیونکہ انہوں نے بعض نفسانی خوابوں کا حل دریافت کرکے ذہنی بیماریوں کا جو ان سے متعلق تھیں کامیاب علاج تو پیش کیا ہے۔ مگر اس کامیابی کے زعم میں باقی خوابوں کو بھی انہیں اصولوں اور نظریوں کے ماتحت حل کرنے کی ناکام کوشش کی۔ اور یا تحکمانہ طرز میں نامعقول علامات پیش کرکے ٹال دیا۔ چنانچہ یہ لوگ سب سے زیادہ ان خوابوں پر زور دیتے ہیں۔ جو کہ بسبب عادی رجحان کے جنسی تقاضوں اور حیوانی رجحانات کی تکمیل خواہش یا ایسے ہی ناکام دبی ہوئی خواہشات کے ایماء سے پیدا ہوتی ہیں۔ جن کو نفس لوامہ بوجہ کوئی معقول مرجع نہ ہوسکنے کے پورے طور پر دبا نہیں سکا ظاہر ہے کہ ایسی خوابیں بے جوڑ قصوں اور غیر معقول مظاہروں پر مشتمل ہوں گی۔ مگر ان خوابوں کے ذریعہ ذہنی پریشانی اور دوسری پاگل پن کی بیماریوں کے پیچھے جو پوشیدہ صدماتی خیالات اور واقعات ہوتے ہیں۔ ان کو معلوم کرنے کے لئے بہت کچھ مدد ملتی ہے اور اصل حالات تحلیل کے ذریعہ معلوم ہو جانے سے تشخیص اور علاج نے بہت حد تک ترقی کی جس پر ان لوگوں کو بجا فخر ہے۔ گو یہ طریق ارسطو کے زمانے کی ایجاد کی ارتقائی صورت ہے۔ اس لئے اس کو جدید ایجاد نہیں کہا جاسکتا۔ اس زمانہ میں بھی لوگ علاج کے لئے ایسی پریشان خوابوں سے مدد لیتے تھے۔ غرض

اس بنا پر ماہرین نفسیات نے یہ نظریئے قائم کئے ہیں۔ کہ خواب کی تحریک کرنے والی چیزیں تکمیل خواہش یا ہسٹیریا اور ہیرانویا ایسے بیمار خیال ہوتے ہیں۔ دوسرے یہ کہ خواب کے وقت ذہن کے اعلیٰ شعبے یعنی شعور۔ نفس اعلیٰ۔ یادداشت کے شعبے اور نفس لوامہ کار فرما نہیں ہوتے اور نہ اس وقت ان میں عمل کی سکت ہوتی ہے۔ تیسرے خواب کا اثر اور یاد بیدار ہوتے ہی مٹنا شروع ہو جاتے ہیں۔ بوجہ نفس لوامہ کی مخالفت کے۔ گو خواب کو انسانی ذہن قبول کرنے کے لئے اب تیار ہوتا ہے جیسا اس پر کوئی نہایت ضروری حقیقت اور سچائی کھلنے والی ہو۔ اور ذہن کے تمام شعبے قطعی ہمہ تن گوش ہوتے ہیں۔ اور مخل ہونے کا مجاز نہیں رکھتے خواب خواہ کتنی ہی غیر معقول اور خیالی لالعینی قصہ کے رنگ میں ہو۔

مگر جب فرائڈ کے سامنے ایسی خوابیں پیش کی گئیں۔ جو کہ نہایت معقول تھیں۔ بلکہ ایسے درپیش آنے والے مسائل کے حل پر مشتمل تھیں جو کہ انسان پیدا نہ کرسکتا یا فوق الادراک ہدایت اور جبلی خواہشات کے خلاف اخلاقی پہلو اپنے اندر رکھتی تھیں تو فرائڈ نے اپنے قائم کردہ نظریوں اور ان حقائق کے خلاف جو مشاہدہ میں آچکے تھے یہ کہہ کر ٹال دیا کہ

"جب کبھی سارے روحانی قوای خواب میں اجتماعی طور پر کارفرما ہوتے ہیں۔ تو یہ ایک حقیقت ہے کہ ایک غیر معمولی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ اور بجائے ذہن کے لاشعور شعبہ کے شعور کا شعبہ عمل میں آجاتا ہے مگر بہر تکلیف وہ ہے کہ ایسے امور کی حقیقت شعور کی طرف سے ہم پر ظاہر نہیں ہوتی۔" اس سے بڑھ کر جب ایسی خوابیں اور کشوف پیش کئے جائیں۔ جو کہ صاف صاف آئندہ کے متعلق خبریں اور پیشگوئیوں پر مشتمل ہوں۔ تو ماہرین نفسیات ذہنی دفتر سے ان کا منبع اور مصدر پیش نہیں کرسکے۔ مگر باوجود اس کے اصل سرچشمہ اور علیم خبیر ہستی پر ایمان لانے اور عوام پر یہ حقیقت ظاہر کرنے سے مجرمانہ گریز کر جاتے ہیں۔ ان کی تفصیل انشاءاللہ اگلی قسط میں پیش کی جائے گی۔

درخواستہائے دعا

برادرم محترم بابو عبدالرحمن صاحب کی اہلیہ عرصہ سے بیمار چلی آتی ہیں۔ کچھ دنوں سے سخت تکلیف ہے۔ صاحباب دعائے صحت فرمائیں۔ (خاکسار غلام محمد ثالث)

۲۔ خاکسار کی اہلیہ کی کلائی پر رسولی کے باعث تکلیف تھی۔ میو ہسپتال میں اپریشن کرانا پڑا۔ اپنے احباب کرام دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ جلد عطا فرمائے۔ اللّٰہم آمین (غلام محمد ثالث)

(۳) عاجز بے روزگار ہونے کے باعث سخت پریشان ہے دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ کوئی اچھی مفید اور دیرپا ملازمت عطا فرمائے۔

(عبدالغفور خان احمدی ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر گلزار منزل مکان ۵ مالی واڑہ رنچھوڑ لائن کراچی۔ سندھ)

قرآن مجید اور انجیل کی تعلیم کا موازنہ

(از محمد صالح صاحب نور جامعہ احمدیہ احمد نگر)

انسان جس طرح نیکی میں کمال حاصل کرنے کے لئے درجہ بدرجہ ترقی کرتا ہے۔ ویسے ہی بدی میں درجہ بدرجہ بڑھتا ہے۔ جب کبھی کسی کے دل میں کسی بدی کے ارتکاب کا خیال جاگزین ہوتا ہے۔ تو اس بدی کے فعل کے مرتکب ہونے سے قبل جو افعال اس سے سرزد ہوں گے۔ وہ بھی قطعی طور پر بدی میں داخل ہوں گے۔ اسی لئے ہر بدی کے مقدمات سے اپنے نفس کو روکے رکھنا بھی نیکی میں داخل ہے۔ جیسے ان کا ارتکاب بدی ہیں۔

اسلام کی تعلیم چونکہ ہمہ گیر اور عالمگیر حیثیت رکھتی ہے۔ اور قیامت تک کے لئے کامل تعلیم ہے۔ اس لئے اسلامی تعلیم میں مقدمات گناہ سے سختی سے روکا گیا ہے۔ اگر اسلام کی قرآنی تعلیم اور عیسائیوں کی انجیلی تعلیم کا موازنہ و مقابلہ کیا جائے۔ تو یہ عیاں ہو جاتا ہے۔ کہ انجیل کی تعلیم ایک وقتی یعنی ایک خاص زمانہ کی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے دی گئی تھی۔ اور اسلام کی تعلیم ہمیشہ ہمیش قائم رہنے والی تعلیم ہے۔

ویسے تو سینکڑوں باتیں ایسی ہیں جن سے قرآنی تعلیم کی فوقیت اور ہمہ گیری انجیل کی تعلیم پر ثابت ہوسکتی ہے۔ مگر مثال کے طور پر ایک بات کو لیتا ہوں۔ انجیل میں حضرت مسیح علیہ السلام کی تعلیم کا بڑا حصہ ایک وعظ میں ہے۔ جس کو پہاڑی وعظ سے موسوم کیا جاتا ہے۔ جس میں حضرت مسیح علیہ السلام اپنی قوم کو خطاب کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"تم سن چکے ہو کہ کہا گیا تھا کہ زنا نہ کرنا لیکن میں تم سے یہ کہتا ہوں۔ کہ جس کسی نے بری خواہش سے کسی عورت کی طرف نگاہ کی۔ وہ اپنے دل میں اس سے زنا کرچکا پس اگر تیری داہنی آنکھ تجھے ٹھوکر کھلائے۔ تو اسے نکال کر اپنے پاس سے پھینک دے۔ کیونکہ تیرے لئے یہی بہتر ہے کہ تیرے اعضاء میں سے ایک جاتا رہے اور تیرا سارا بدن جہنم میں نہ ڈالا جائے۔ اور اگر تیرا داہنا ہاتھ تجھے ٹھوکر کھلائے۔ تو اس کو کاٹ کر اپنے پاس سے پھینک دے۔ کیونکہ تیرے لئے یہی بہتر ہے کہ تیرے اعضاء میں ایک جاتا رہے اور تیرا سارا بدن جہنم میں نہ جائے۔"

اس وعظ میں حضرت مسیح علیہ السلام اپنی قوم کے سامنے زنا سے بچنے کی تعلیم کو دہراتے ہوئے فرماتے ہیں کہ زنا تو الگ رہا کسی عورت کو بری خواہش سے بھی مت دیکھو۔ جس کا مطلب صاف یہ ہے کہ اچھی خواہش سے اگر دیکھنا چاہے۔ تو اجازت ہے۔ حالانکہ غیر محرم کا کسی عورت کو دیکھنا خواہ وہ اچھی نظر سے ہی کیوں نہ ہو۔ بہرحال اختلاط کا امکان اپنے اندر رکھتا ہے۔ کیونکہ مرد و عورت کی ابتدائی نظر ہی آئندہ بھیانک نتائج کا پیش خیمہ بن سکتی ہے۔ خواہ وہ پہلی نظر برے خیالات کی آلائش سے پاک ہی کیوں نہ ہو۔

انجیلی تعلیم کے بالمقابل قرآنی تعلیم مرد اور عورت دونوں کو غض بصر کا حکم دیتی ہے کہ نہ اچھی نظر سے اور نہ ہی بری نظر سے ایک دوسرے کو دیکھا جائے۔ بلکہ دونوں نظریں نیچی رکھیں۔ جس سے ابتداء میں ہی خطرناک نتائج پیدا کرنے والے مستقبل سے روکا گیا ہے۔ کیونکہ تعلیم کا کامل ہونا اس بات کا متقاضی ہے۔ کہ ہر اس باریک راہ سے آگاہ کیا جائے جس سے آئندہ جاکر بدی کے خواہ امکانات ہی کیوں نہ پیدا ہوتے ہوں۔ مگر باوجود ان تمام باتوں کے اس چیز کا امکان ضروری ہے۔ کہ کوئی موقعہ ایسا پیدا ہو جائے کہ مرد یا عورت کی نظر ایک دوسرے پر پڑ جائے تو انجیل کی تعلیم کی طرح اتنا تشدد نہیں کیا گیا۔ کہ آنکھ نکال کر پھینک دی جائے۔ یا ہاتھ کاٹ کر علیحدہ کر دیا جائے۔ بلکہ قرآنی تعلیم آسان اور نرم ہے۔ جس پر ہر قسم کا انسان عمل پیرا ہوسکتا ہے۔

سہواً (غلطی سے) نظر پڑ جانے پر حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "لَكَ الْأُولَى وَعَلَيْكَ الثَّانِيَةُ" کہ اگر پہلی نظر غلطی سے کسی عورت پر پڑ بھی جائے۔ تو دوسری دفعہ اس عورت کو دیکھنا گناہ میں داخل ہے۔ اور اس کا مرتکب سزاوار عتاب ہوگا۔

اگر انسان سے کوئی غلطی سرزد ہو جائے۔ تو بجائے تشدد کے اسلام نے آئندہ توبہ استغفار اور اس فعل سے اجتناب کرنے کی تلقین فرمائی ہے۔ کیونکہ عادات سے اجتناب اور ان کو ترک کرنا زیادہ اولیٰ ہے۔ اس سے کہ جسم سے عضو الگ کر دیا جائے۔

ایک بار آنحضرت صلعم سفر میں تھے۔ کہ فجر کی نماز کے لئے نہ آپ اور نہ ہی صحابہ میں سے کوئی بیدار ہوئے تو سورج نکل چکا تھا۔ آپ نے فوراً قافلہ سمیت اس جگہ کو ترک کیا اور دوسری جگہ جاکر نماز فجر ادا کی۔ اس سے معلوم ہوا کہ جس عادت یا مقام اور جگہ کی وجہ سے غلطی سرزد ہو۔ اس کو ترک کر دینا ہی زیادہ بہتر اور اولیٰ ہے۔ نہ کہ اس غلطی کے عوض جسم کا وہ حصہ جس سے غلطی ہوئی ہو۔ الگ کر دیا جائے۔ یہ کرنا یقیناً تشدد ہوگا۔

پتہ مطلوب ہے

مندرجہ ذیل دوستوں کا قادیان سے ہجرت کرنے کے بعد کوئی پتہ نہیں لگ سکا ہے کہ وہ کہاں جاکر آباد ہوئے ہیں۔ جن دوستوں کو ان کا علم ہو یا وہ خود اعلان کو پڑھیں تو وہ مہربانی فرما کر اپنے پتہ سے دفتر نظارت امور عامہ (شعبہ رشتہ ناطہ) کو اطلاع دیں (ناظر امور عامہ ربوہ)

(۱) عبدالعزیز ولد عبداللہ ساکن بڑ کلاں۔ ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور

(۲) عبداللطیف ولد غلام رسول دارالفضل قادیان

(۳) علی محمد ولد کریم بخش ساکن سرڈوعہ ضلع ہوشیارپور

(۴) غلام حسین ولد عمرالدین گلانوالی ضلع امرتسر

(۵) محمد صادق پسر چوہدری اللہ رکھا نمبردار چھینہ بیٹ بیاس ضلع گورداسپور

(۶) بشیر احمد معرفت رشید احمد امیر جماعت احمدیہ ماہل پور ضلع ہوشیارپور۔

(۷) محمد صادق ولد محمد بخش ساکن ملیاں متصل زیرہ ضلع فیروزپور

(۸) رفیق احمد خاں ولد عبدالغنی خاں مرحوم قادیان (۹) غلام علی ولد اللہ رکھا پسران شاہ بخش ٹھوالی براستہ کاہلواں ضلع گورداسپور (۱۰) محمد ابراہیم ولد سلطان علی ساکن جہت پور ضلع ہوشیارپور (۱۱) شریف احمد پسر عطا محمد ساکن لوہیاں ضلع جالندھر (۱۲) ضیاء الدین ولد حکیم مولوی نظام الدین مبلغ محلہ دارالرحمت قادیان (۱۳) محمد بشیر رشید ولد شیخ اللہ داد مرحوم وڈالہ بانگر ضلع گورداسپور (۱۴) چوہدری دین محمد صاحب نواں پنڈ قادیان (۱۵) بابو فتح محمد صاحب پسر شیخ منشی محمد عبداللہ ساکن گوڑے ڈاکخانہ جنڈیالہ (۱۶) شریف احمد ولد امام دین زرگر بھیرو چیچی ضلع گورداسپور (۱۷) محمد شفیع پسر نذیر الدین ذیلدار ساکن رام پور تحصیل روپڑ ضلع انبالہ (۱۸) محمد دین ولد علی محمد موچی ساکن چھچھر بالہ تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور۔ (۱۹) بدرالدین ولد صدرالدین ارائیں ساکن سارچور ضلع گورداسپور (۲۰) علی محمد ولد رحمت علی ساکن بھمبیاں ضلع ہوشیارپور (۲۱) محمد امیر خان ولد محمد خان ساکن منکوٹ ضلع گورداسپور (۲۲) نواب دین ولد دین محمد جٹ ساکن اٹھوال ضلع گورداسپور۔

(۲۳) مبارک علی ولد عمرالدین ساکن زیرہ ضلع فیروزپور (۲۴) نور محمد ولد خلیفہ نصیر ساکن بنوڑ ریاست پٹیالہ

(۲۵) عبدالغنی ولد میاں عبدالرحیم ساکن پرجیاں خورد ضلع جالندھر (۲۶) جلال الدین ولد بوٹے خاں ساکن بنگا ضلع ہوشیارپور (۲۷) سراج الدین ولد مستری محمد دین امرتسر۔ (۲۹) محمد اسماعیل ساکن ننگل باغباناں متصل قادیان ضلع گورداسپور (۳۰) عبدالمجید ولد چوہدری نہرالدین ساکن راماسی ضلع امرتسر

(۳۱) عبدالکریم ولد چوہدری عبدالعزیز حکیم ساکن ننگل باغباناں نزد قادیان ضلع گورداسپور

(۳۲) علی محمد ولد میاں جمال الدین ساکن قادیان بذریعہ حکیم عبدالرحیم صاحب قادیان

(۳۳) احمد دین ولد رحیم بخش آرائیں ساکن بھیرو چیچی ضلع گورداسپور

(۳۴) محمد علی ولد غلام محمد مائل پور ضلع ہوشیارپور (۳۵) عبدالوہاب ولد محمد بخش فجوپورہ ضلع گورداسپور

(۳۶) محمد لطیف ناصر ولد محمد علی ساکن فیروزپور شہر

(۳۷) محمد جمیل ولد محمد عمر ساکن ہرنیس پورہ ریاست پٹیالہ

(۳۸) رحمت اللہ ولد پیر بخش ساکن ننگل باغباناں متصل قادیان (۳۹) سید نظیر الحق ولد محمد یوسف ساکن حصار

(۴۰) چوہدری صدرالدین ولد حسین بخش (مرحوم)، ساکن موکل ضلع گورداسپور (۴۱) لطیف احمد ولد شریف احمد محلہ دارالرحمت قادیان۔ (۴۲) عبدالقادر ولد نور محمد ساکن دھرم کوٹ ضلع گورداسپور

(۴۳) غلام قادر ولد چوہدری رحیم بخش ساکن تلونڈی جھنگلاں ڈاکخانہ قادیان (۴۴) شریف احمد ولد عطاء اللہ ساکن لوہیاں ضلع جالندھر (۴۵) میاں محمد حسین ولد امام دین۔ غلام احمد ولد میاں محمد حسین محبوب احمد ولد میاں محمد حسین ساکن قادیان ضلع گورداسپور

(۴۶) نور محمد ولد فضل احمد ساکن قادیان محلہ دارالفتوح

(۴۷) مرزا بشارت احمد قادیان محلہ دارالسنور

(۴۸) محمد دین ساکن لوان پنڈ ضلع گورداسپور

(۴۹) مستری محمد حسین ولد محمد قاسم حلقہ مسجد مبارک قادیان (۵۰) نور محمد ولد فضل احمد دوکاندار رکن الشوافریقن کمپنی قادیان

ترسیل اور انتظامی امور کے متعلق مینیجر الفضل کو مخاطب کیا کریں۔

کیا سندھ میں غلہ پر کنٹرول ختم ہو جائے گا؟

حیدرآباد (سندھ) ۲۹ نومبر۔ توقع ہے کہ سندھ میں شکر، گیہوں، چاول اور دیگر غلوں پر کنٹرول، نقل و حرکت اور ان کی تقسیم کے بارے میں موجودہ احکامات کو یا منسوخ کر دیا جائے گا یا ان میں بڑی حد تک کمی کر دی جائیگی اطلاع ملی ہے کہ صوبائی حکومت اس معاملے پر فوری توجہ دے رہی ہے۔ قیمتوں کو کنٹرول کرنے دفاتر ختم ہو چکے ہیں اور دو تین کلرکوں پر مشتمل عملہ اس وقت تک کام کی دیکھ بھال کر رہا ہے جب تک کوئی قطعی فیصلہ نہ ہو جائے۔ توقع ہے کہ ان احکامات کی منسوخی کے بعد مناسب قیمتوں کی دکانیں بند کر دی جائیں گی۔ (اسٹار)

مصر میں شکر کی راشن بندی ختم ہو جائیگی

قاہرہ ۲۹ نومبر مصری وزیر سپلائی مسٹر محمد علی رائب نے ایک ملاقات میں کہا کہ اب ملک کی پیداوار کے علاوہ باہر سے شکر آجائے پر ممکن ہے کہ وہ شکر کی راشن بندی ختم کر سکیں۔ علی رائب نے کہا کہ شکر میں چور بازاری کی وجہ شکر کی کمی ہی نہ تھی بلکہ اس کی تقسیم کا سوال تھا۔ انہوں نے مزید کہا بعض گھروں کو تو اتنی شکر مل جاتی ہے کہ ان کی ضرورت سے زیادہ ہوتی ہے اور بعض کو ان کی ضرورت کے مطابق بھی نہیں ملتی۔ میں ذاتی طور پر اس مسئلہ پر توجہ دے رہا ہوں اور مجھے امید ہے کہ میں جلد ہی حالات ٹھیک کرنے میں کامیاب ہو جاؤں گا۔ (اسٹار)

اسرائیلی ڈاکٹروں کی بے روزگاری

عمان ۲۹ نومبر معلوم ہوا ہے کہ تقریباً آٹھ سو یہودی ڈاکٹروں سے جو اسرائیل آئے تھے صرف ۳۵ کو مستقل روزگار مل سکا ہے۔ اطلاع ملی ہے کہ ڈاکٹروں کی ایک کمیٹی نے مظاہرہ کرنے پارلیمنٹ میں گئی تھی۔ کہ ان کے لئے ذریعہ معاش مہیا کیا جائے۔ (اسٹار)

اسکول میں اشتراکی استادوں کو برطرف کر دیا

دمشق ۲۹ نومبر۔ سومرے گورنر نے ایسے شہری ملازموں اور اسکول کے استادوں کو ملازمت سے برطرف کر دیا ہے جن کا اشتراکی جماعت سے تعلق تھا۔ ایک شہری عدالت میں ان پر مقدمہ چلایا جائے گا۔ (اسٹار)

شام میں پارلیمنٹ کے آزاد رکن متحد ہو رہے ہیں!

دمشق ۲۹ نومبر مجلس آئین ساز کے آزاد اراکین جن کا انتخاب ابھی حال ہی میں عمل میں آیا ہے۔ ایک بلاک بنائے۔ اسمبلی میں نیشنل فرنٹ کی طاقت کا توازن قائم رکھنے اور پارلیمنٹ کے مباحثوں میں زیادہ بہتر فضا پیدا کرنے کے خیال سے کانفرنسیں منعقد کر رہے ہیں۔ (اسٹار)

رنگون ۲۹ نومبر۔ وسطی برما کے قصبے ٹاٹنوں میں اشتراکی رات کے وقت مشعلوں کی مدد سے اپنی ضروریات کے لئے فصلیں کاٹ رہے ہیں۔ (اسٹار)

رنگون کے نزدیک روئی کا سرکاری کارخانہ

رنگون ۲۹ نومبر۔ رنگون سے پانچ میل دور کمایت کے مقام پر روئی کاتنے اور بیلنے کا ایک سرکاری کارخانہ موجودہ منصوبے کے تحت ۱۹۵۰ء میں کام شروع کر دے گا۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ یہ کارخانہ جس میں بیس ہزار چرخیاں اور دو سو کرگھے ہیں ہر سال بیس لاکھ پونڈ دھاگا اور ڈھائی لاکھ گز کپڑا تیار کر سکے گا یہ کارخانہ امریکیوں کی نگرانی میں کام کرے گا۔ چار امریکی انجینئر جنہیں کمپنی نے ملازم رکھا ہے۔ برمی مزدوروں اور ملازموں کو کام سکھائیں گے (اسٹار)

برما میں یوم آزادی کی سالگرہ

رنگون ۲۹ نومبر معلوم ہوا ہے کہ حکومت برما نے برما کی آزادی کی دوسری سالگرہ پر جشن منانے کے لئے ۷۵ ہزار روپیہ منظور کیا ہے (اسٹار)

پولینڈ اور فرانس میں کشیدگی

پیرس ۲۹ نومبر۔ گذشتہ شب پولش پولیس نے وارسا میں فرانسیسی سفارت خانے کو گھیر لیا اور دو افراد کو گرفتار کر لیا۔ اس واقعہ سے فرانس اور پولینڈ میں کشیدگی اور بڑھ گئی ہے۔ وارسا میں فرانسیسی سفیر ایم میلین نے بتایا کہ پولش پولیس نے کل دو مزید فرانسیسیوں کو گرفتار کر لیا۔ انہوں نے مزید کہا۔ اس قسم کے واقعات کو اگر جاری رکھا گیا تو اس کے نتائج بہت خراب ہوں گے اس کو روکنے کیلئے سخت تدابیر اختیار کرنی چاہئیں۔ بہت خراب سے غالباً مطلب یہ تھا۔ فرانس اور پولینڈ درمیان سفارتی تعلقات ختم ہو جائیں گے۔ یہاں کل فرانسیسی سفیر کی پیرس واپس طلبی کے امکان کو بھی خارج نہیں کیا گیا۔ (اسٹار)

شام کا نیا آئین

دمشق ۲۹ نومبر یہاں اس بارے میں بڑی قیاس آرائیاں کی جا رہی ہیں کہ اسمبلی ملک کا نیا آئین بنانے میں کیا پالیسی اختیار کرے گی۔ خیال کیا جاتا ہے کہ اسمبلی اس قانون کو تھوڑے سے رد و بدل کے بعد منظور کر دیگی جو حسنی الزعیم مرحوم کے دور حکومت میں اسمبلی کا پاشا نے وضع کیا تھا۔ نئے آئین سے پہلے چار دفعات پر مشتمل ایک عارضی آئین وضع ہو گا جس کے تحت نئی حکومت کو پارلیمنٹ کے اجلاس سے پہلے قانون سازی کا اختیار ہو گا۔ (اسٹار)

لیبیا کے متعلق اقوام متحدہ کا فیصلہ منصفانہ ہے۔

کراچی ۲۸ نومبر۔ اسٹار سے ایک ملاقات میں محمد علی علوبہ پاشا نے آج اس خیال کا اظہار کیا۔ کہ مسئلہ لیبیا میں اقوام متحدہ کے "منصفانہ اور باعزت" فیصلے سے اقوام متحدہ کا وقار بڑھ گیا ہے۔

مصری سفیر نے کہا کہ ماضی میں لیبیا نے معاشی اور سیاسی دونوں طرح نقصانات اٹھائے ہیں۔ انہوں نے کہا مجھے امید ہے کہ مارشل پلان کا دائرہ اتنا وسیع کر دیا جائے گا۔ کہ وہ اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے کے لئے اس سے امداد لے سکے۔ علوبہ پاشا نے مغربی طاقتوں کو یاد دہانی کرائی کہ اب استعماریت کا دور گیا۔ انہوں نے کہا کہ اب اس سامراجیت کا دور گیا۔ جو انسانی تہذیب کے لئے باعث لعنت تھا "ہم مشرقیوں کا عقیدہ ہے۔ کہ تمام انسان برابر ہیں اور بھائی بھائی ہیں۔ ہم اقوام عالم میں آپس کی مدد اور باہمی اشتراک ہی کی بدولت امن و خوشی حاصل کر سکتے ہیں"

علوبہ پاشا نے بین الاقوامی اسلامی معاشی کانفرنس کی تجارتی اور صنعتی حیثیت کا تذکرہ کیا اور کہا "مجھے امید ہے کہ یہ کانفرنس جو عالم اسلام کو فائدہ پہنچانے کا ارادہ رکھتی ہے۔ تمام انسانیت کو فائدہ پہنچائے گی"

انہوں نے اپنے اس خیال کا اظہار کیا کہ کانفرنس مختلف اسلامی دارالحکومتوں میں ہر سال ہوا کرے تاکہ اس سے دوستی کے رشتے مضبوط ہوں (اسٹار)

افغانستان کے لئے پاکستانی مویشی

کراچی ۲۹ نومبر۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت پاکستان نے بارہ (۱۲) (پاکستانی) نسل کی گائیں اور ایبٹ آباد کے فوجی فارم سے چند سرخ سندھی گائیں اور سرخ سندھی بیل کراچی سے افغانستان بھیجنے کی اجازت دے دی ہے۔ افغانستان میں نسل کشی کے لئے ان مویشیوں کی ضرورت ہے۔

اس سلسلہ میں تین آدمیوں پر مشتمل ایک افغانی وفد کراچی آیا ہوا ہے۔ اس وفد کی سرکردگی مسٹر ولف کر رہے ہیں جو جانوروں کے ایک جرمن ماہر ہیں اور حکومت افغانستان کے ملازم ہیں۔ (اسٹار)

شامی کسانوں کا معیار زندگی

بغداد ۲۹ نومبر۔ عراق کے محکمہ زراعت نے حکومت شام سے شامی فلاحین (کسانوں) کے معیار کے متعلق اطلاعات روانہ کرنے کی درخواست کی ہے تاکہ وہ ان کے معیار زندگی کو بلند کرنے کے متعلق قیمتی مشورے دے سکے۔ (اسٹار)

اطالیہ اور عراقی کھجور

بغداد ۲۹ نومبر بغداد میں اطالوی سفارتی دفتر کے فرسٹ سیکرٹری ڈاکٹر کرباد نے اسٹار کو بتایا کہ ڈالر کی دشواریوں اور کرنسی کے تبادلہ کی وجہ سے اطالوی حکومت اپنی کھجوروں کی درآمد محدود کرنے پر مجبور ہو گئی ہے۔ لیکن اس مسئلہ کو حل کرنے کے لئے عراقی حکومت سے حکومت گفت و شنید ہو رہی ہے (اسٹار)

عربوں کی اقتصادی حالت

بغداد ۲۹ نومبر۔ عراق کے سابق وزیر اعظم السید علی جودت الایوبی نے اسٹار کو بتایا کہ کسی قوم کی ترقی کا اندازہ اس کی اقتصادی کامیابی سے لگایا جا سکتا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ یہ بہت افسوسناک بات ہے کہ حالیہ واقعات سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ عراق کے ہر طبقہ میں نئے سرے سے اقتصادی تنظیم کی ضرورت ہے۔ انہوں نے آخر میں کہا کہ عرب ممالک ایسا طریقہ اختیار کرنا چاہیئے۔ جس کی وجہ سے ان کے قومی وسائل کو قدرتی طور پر ترقی دی جا سکے۔ اور اس سے اقتصادی تعاون میں اضافہ ہو (اسٹار)

سوڈان کا تجارتی توازن

خرطوم ۲۹ نومبر۔ ماہ ستمبر کے دوران میں سوڈان نے ۱۲۶۲۰۸۷ پونڈ کا سامان برآمد کیا اور ۲۰۹۱۸۷ پونڈ کا سامان درآمد کیا (اسٹار)

امریکی ماہرین جرمنی کے مسائل پر غور کرینگے

واشنگٹن۔ ۲۹ نومبر۔ امریکی پالیسی کی تشکیل کرنیوالے ماہرین اس ہفتہ جرمن مسئلہ پر غور کرنے کے لئے جمع ہوں گے۔ اس وقت اس مسئلہ کو یہاں بہت زیادہ نازک سمجھا جا رہا ہے۔ سب سے زیادہ پیچیدہ مسئلہ جرمنی کی ایک مغربی اتحادی کی حیثیت سے سیاسی تکمیل ہے۔ جس کی اہمیت ایک معاشی تکمیل سے زیادہ ہے گو ان دونوں کا ایک دوسرے سے گہرا تعلق ہے۔ مغربی جرمنی کے ساتھ حالت جنگ کو کس طرح ختم کیا جا سکتا ہے یہ مسئلہ اس وقت ماہرین کے زیر غور ہے۔ اور آئندہ سال کے شروع میں تین طاقتوں کے درمیان پھر اس پر گفتگو کی جائے۔ لیکن اگر مغربی جرمنی گذشتہ کے مقابلے میں اپنی داخلی قوت زیادہ جلد بڑھائے۔ تو اس کی آہستہ آہستہ مغربی اتحادی کی حیثیت سے تکمیل کی راہ میں نہ تو یہ اور نہ ہی معاہدہ امن کی عدم موجودگی ایک بڑی رکاوٹ ثابت ہوگی۔ جرمنی کے بڑھتے ہوئے دفینت کے جذبے سے یہاں بڑا خطرہ ہے اور اس وجہ سے جرمنی کو یورپین بنانا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ (اسٹار)